

”ممنہ“ کے لیے ”کھول دے“ کا لفظ ذوق جیسے مشتاق استاد سے تعجب انگیز ہے، جس کے بدیہی معنی دہن واکر دینے کے بھی ہو سکتے ہیں۔ بس وہی، مبالغے پر زور کہ میرزا نے مہ و اختر کہا تو ہم مہ و خورشید کہیں گے۔

۱۱۔ شرح : یہ ریشم کے تار نہیں، جن میں موتی پردے گئے ہوں یہ تو ابرہار کی رگ ہے، جس کا خاصہ ہی یہ ہے کہ تراوش کرتی اور موتی برساتی رہے۔ گویا مسلسل موتی بستے چلے جا رہے ہیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا سہرا موتیوں کے اس بارگراں کی تاب لاسکے گا؟ یعنی موتیوں کی مسلسل بارش کا متحمل ہو سکے گا؟

۱۲۔ شرح : ہم شعر کی روح کو سمجھتے ہیں۔ غالب کی طرفداری نہیں کرتے۔ دیکھیے اس سہرے سے بہتر سہرا بھی کوئی کہہ سکتا ہے؟ جیسا کہ خود میرزا نے کہا، یہ محض سخن گسترانہ بات تھی، لیکن ذوق نے اسے دعوتِ مقابلہ سمجھا اور سہرا کہہ کر بڑے دعوے سے فرمایا:

جن کو دعویٰ ہو سخن کا، یہ سادو اُن کو

دیکھو، اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

یہاں بحث یہ نہیں کہ سخنوری کا بلند تر مقام ذوق کو حاصل ہے یا غالب کو، لیکن حقائق پیش کیے جاتے ہیں، جن کی بنا پر دونوں سہروں کے درمیان موازنے میں سہولت ہوگی :

۱۔ ذوق نے غالب کا سہرا سامنے رکھ کر سہرا کہا اور زیادہ تر مضامین انھیں کے لے کر خفیف سے تغیر یا مبالغے میں اضافے کے ساتھ پیش کر دیے اور مبالغے میں حقیقت کو عموماً نظر انداز کیے رکھا۔

۲۔ غالب کے شعر صرف گیارہ ہیں، ان میں شاعری کے تمام محاسن موجود ہیں اور کوئی شعر خلافِ واقع نہیں۔ ذوق نے جواب میں پندرہ شعر کہے، مگر کترا شعرا مطابق واقع ہیں۔